قائداعظم اور سیکولرزم

تحریر: ڈاکٹر اسرار احمد (بانی تنظیم اسلامی)

پاکستان میں سیکولرزم کے فروغ کے لیے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کے متنازعے جملے کو سیکولر حلقے بطور دلیل پیش کرتے ہیں جس میں بانی پاکستان نے کہا تھا کہ: ''عنقریب پاکستان میں نہ مسلم مسلم رہے گا نہ غیر مسلم غیر مسلم رہے گا، مذہبی اعتبار سے نہیں، اس لیے کہ وہ تو افراد کا انفرادی معاملہ ہے، بلکہ ایک ریاست کے شہری ہونے کے اعتبار سے!'' قائداعظم کے ان الفاظ کے بارے میں راقم کی یہ رائے ہے کہ کاش وہ یہ الفاظ نہ کہتے لیکن میرے نزدیک اس جملے کی ایک توجیہ بھی ہے، کیونکہ میرا پختہ یقین ہے کہ بانی پاکستان ایک راست باز انسان تھے اور ان کا ظاہر اور باطن ایک تھا یہ محض میرا تاثر نہیں بلکہ ان کے بدترین ناقدین نے بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ ایک راست رو (Straight forward) اور دیانت دار آدمی تھے، ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں تھا۔ میرے نزدیک ان کا سب سے بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے کم از کم یہ کام تو کر دکھایا کہ پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا۔ ورنہ ہندوستان اگر ایک وحدت کی حیثیت سے آزاد ہوتا تو اس نظام اسلام کے دین کی حیثیت سے قیام کا تقریباً کوئی امکان نہیں تھا۔ لہٰذا پاکستان کا قیام ایک بہت بڑی کامیابی (Achievement) ہے جو مسلم لیگ کے ذریعے ایک خطہ ارضی کے وجود میں آنے کی صورت میں حاصل ہوئی۔ بانی پاکستان کے متذکرہ بالا جملے سے ان کا منشا یہی تھا کہ یہاں ہمیں اسلام لانے کے لیے سیاسی اور جمہوری راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ ہم جذباتی نعرہ بازی کے ذریعے دنیا کو چوکنا کر دیں۔ اسی طرح یہ امکان پیدا ہو سکتا تھا کہ جیسے آج بنیاد پرستی (Fundamantalism) کو ایک گالی بنا دیا گیا ہے۔ شاید اُس وقت بھی بنا دی جاتی ہے اور دنیا کی ساری قوتیں اُسی وقت (Nip the evil in the bud) کے مصداق پاکستان کے قیام کے فوراً بعد ہی اسے ختم کرنے کے درپے ہو جائیں چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک طرح سے قائداعظم نے (Breathing space) حاصل کی کہ جب ہم ایک مقصد جمہوری اصول کے تحت حاصل کر سکتے ہیں اور سیکولرزم بھی ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بنتا تو مذہب کے نعرے اور حوالے کی بجائے اکثریت کی بنیاد پر اسلام کا نظام لایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم کے مسلمانوں کی قومیت کی اساس ''مذہب'' پاکستان کی منزل ''اسلام'' اور پاکستان کا دستور ''قرآن'' کو قرار دیا تھا اور قیام پاکستان کا مقصد یہ بیان کیا تھا کہ ہم پاکستان کے ذریعے عہد حاضر میں اسلام کے اُصول حریت، مساوات اور اخوت کی جدید تفسیر اور عملی نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار کوئی نہایت ڈھیٹ شخص ہی کر سکتا ہے کہ ان اعلانات کے بغیر نہ مسلم لیگ عوامی جماعت بن سکتی تھی، نہ برصغیر کے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے تھے۔ راقم نے اپنی کتاب ''استحکام پاکستان'' میں قائداعظم کے محولہ بالا جملہ کی توجیہہ ان الفاظ میں پیش کی ہے۔ ''راقم کے نزدیک قائداعظم کا وہ قول نہ تو اُن کے سابقہ موقف سے انحراف کا مظہر تھا۔ اس لیے کہ قائداعظم مرحوم ایک ''مذہبی شخصیت'' نہ تھے تاہم ہرگز دنیا کے عام سیاستدانوں کی مانند جھوٹے اور فریبی نہیں تھے اور ان کے کردار کی مضبوطی، سیرت کی پختگی، ظاہر و باطن کی یکسانیت اور صداقت و امانت کو ان کے بدترین دشمن بھی مانتے ہیں۔ اسی طرح ان کا وہ متنازعہ جملہ حالات کے وقتی دباؤ کے تحت اعصاب کے متاثر ہو جانے کا بھی مظہر نہیں تھا، اس لئے کہ قائداعظم نے اعصاب ہرگز اتنے کمزور نہ تھے بلکہ وہ واقعتاً فولادی اعصاب کے مالک انسان تھے اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی ان پر گھبراہٹ یا سراسیمگی طاری ہونے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ راقم کے نزدیک اُن کے اس قول کی اصل توجیہہ اور ان کے سابق موقوف کے ساتھ مطابقت و موافقت کی صورت یہ ہے کہ پیش نظر اوّلاً پاک و ہند میں بسنے والے مسلمانوں کے دین و مذہب، تہذیب و ثقافت اور سیاسی و

معاشی حقوق کی حفاظت ومدافعت تھی جو قیام پاکستان کی صورت میں بتمام وکمال حاصل ہوگئی اوران چیزوں کے ضمن میں ہندوؤں کے نامنصفانہ رویے سے پیدا شدہ خطرات کا سدباب ہوگیا۔ ثانیاً پاکستان میں واقعتاً اسلامی نظام کے بالفعل قیام کے ضمن میں ان کے پیش نظر ایک خالص جمہوری طریقہ تھا۔ یعنی یہ کہ اگر پاکستان کے جو ایک غالب اور فیصلہ کن اکثریت میں ہیں، واقعتاً اسلامی تہذیب وتمدن کے فروغ اور اسلامی قانون وشریعت کے نفاذ واجراء کے خواہاں بن جائیں تو خالص سیکولر جمہوری نظام بھی ان کے راستے کی ہرگز رکاوٹ نہیں بن سکتا اوران کے ''اجتماعی ارادے'' (Collective will) کے بروئے کار آنے میں ہرگز کوئی چیز مانع نہیں ہوسکتی لہٰذا فوری طور پر دستوری اور قانونی سطح پر مذہب کا راگ الاپنے اور پوری دنیا کو خبردار اور چوکنا کر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک جمہوری نظام میں قانون سازی کا سارا دارومدار کثرت رائے پر ہوتا ہے، لہٰذا اگر بالفرض پاکستان میں ایک سیکولر لیکن حقیقتاً جمہوری نظام قائم ہو جائے تو مسلمانوں کی عظیم اکثریت کو دین و مذہب کی جانب پیش قدمی سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ (شائع شدہ: جنگ)